REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
خطبہ نمبر ۳۲ یوم سہ شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر سالانہ ۵ "
بیرون پاکستان ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۴ ظہور ۱۳۴۱ھش ۔ ۱۴ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ ——

نخلہ ۱۲ اگست ۱۹۶۲ء

کل اور پرسوں حضور کو دوپہر کے بعد اعصابی ضعف کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔ آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۲ اگست بوقت ۹ بجے شب بذریعہ فون محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آج دن بھر آپ پر بے ہوشی طاری رہی۔ کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی علالت

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعارضہ کمر درد شدید بیمار ہیں اور ایک ہفتہ سے صاحب فراش ہیں۔ گذشتہ دنوں بھی علیل رہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

تعطیل

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۲ء کو یوم آزادی کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۱۵ اگست کا پرچہ شائع نہیں ہوگا
(مینیجر الفضل)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتِ حسنہ

—— حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ——

يَا قَلْبِيَ اذْكُرْ اَحْمَدَا
اے میرے دل احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر

عَيْنَ الْهُدٰى مُفْنِيَ الْعِدَا
جو ہدایت کا سرچشمہ اور دشمنوں کو فنا کرنیوالے ہیں

بَرًّا كَرِيْمًا مُحْسِنًا
جو نیک ہیں۔ کریم ہیں۔ محسن ہیں

بَحْرَ الْعَطَايَا وَالْجَدَا
اور بخششوں اور سخاوتوں کا سمندر ہیں

بَدْرٌ مُنِيْرٌ زَاهِرٌ
جو چودھویں رات کا منور اور روشن چاند ہیں

فِيْ كُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا
اور ہر بات میں آپ کی تعریف کی گئی ہے

اِحْسَانُهٗ يُصْبِي الْقُلُوْبَ وَحُسْنُهٗ يُرْوِي الصَّدَا
آپ کے احسان دلوں کو مائل کرتے ہیں۔ اور آپ کا حسن پیاس کو بجھاتا ہے۔

اَلظَّالِمُوْنَ بِظُلْمِهِمْ
ظالم لوگوں نے ظلم کی وجہ سے

قَدْ كَذَّبُوْهُ تَمَرُّدَا
سرکشی کرتے ہوئے آپ کی تکذیب کی

وَالْحَقُّ لَا يَسَعُ الْوَرٰى
اور حق ایسی چیز ہے کہ ممکن نہیں کہ جب وہ ظاہر ہو

اِنْكَارَهٗ لَمَّا بَدَا
تو مخلوق اس کا انکار کر سکے

اُطْلُبْ نَظِيْرَ كَمَالِهٖ
اگر تو آپ کے کمال کی نظیر طلب کرے

فَسَتَنْدَمَنَّ مُلَدَّدَا
تو تو حیران و سرگرداں ہو کر نادم ہوگا

مَا اِنْ رَاَيْنَا مِثْلَهٗ
لِلنَّائِمِيْنَ مُسَهِّدَا
ہم نے آپ کی مانند سونے والوں کو جگانے والا اور کوئی نہیں دیکھا

نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ الَّذِيْ
آپ اللہ تعالیٰ کے وہ نور ہیں جنے

اَحْيَا الْعُلُوْمَ تَجَدُّدَا
علوم کو نئے پیرایہ میں زندہ کیا۔

اَلْمُصْطَفٰى وَالْمُجْتَبٰى
آپ مصطفٰے ہیں مجتبیٰ ہیں

وَالْمُقْتَدٰى وَالْمُجْتَدٰى
مقتدا ہیں اور آپ سے بخشش طلب کی جاتی ہے

(کرامات الصادقین)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اسلام کو عزّت اور تقویت صرف روحانیت اور محبت الٰہی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

جھوٹ۔ ظلم اور بدظنی سے بچو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ہمیشہ اپنے سامنے رکھو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۶ر جولائی سنہ ۵۱ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے افادۂ احباب کے لئے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

شرعاً تو یہ جائز تھا کہ آج صرف عید کی نماز ادا کی جاتی اور جمعہ کی نماز چھوڑ دی جاتی کیونکہ جب

عید اور جمعہ دونوں اکٹھے ہو جائیں

تو یہ جائز ہوتا ہے کہ جمعہ کی بجائے صرف عید کی نماز ادا کر لی جائے مگر جمعہ اپنی ذات میں بڑا مقدس دن ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اولیاء اور علماء امت نے جمعہ کو عیدین پر فضیلت دی ہے کیونکہ عیدین کا ذکر احادیث میں آتا ہے لیکن جمعہ کے متعلق قرآن کریم میں احکام دئے گئے ہیں بلکہ اسے فرض قرار دیا گیا ہے اور اس نام کی ایک سورۃ اتاری گئی ہے اس لئے افضل یہی ہے کہ جمعہ کو حسب قاعدہ ادا کیا جائے لیکن لازمی طور پر جب یہ دونوں تقاریب اکٹھی ہو جائیں تو خطبہ اختصار کے ساتھ پڑھا جائے گا تا سننے والوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے

مَیں نے خطبہ عید میں بیان کیا تھا کہ عیدین جہاں ہمارے لئے خوشی کا پیغام لاتی ہیں وہاں وہ ہمارے زخموں کو بھی ہرا کر دیتی ہیں یہ ہمیں اسلام کے وہ شاندار ایام یاد دلاتی ہیں جب وہ ساری دنیا پر قابض تھا۔ جب ایک اکیلا مسلمان دنیا کی حکومتوں اور انکی سیاسیات پر بھاری تھا جب کسی مسلمان کو چھیڑنا یا اسے دق کرنا خواہ وہ دنیا کے ایک دور کنارے پر ہو ایسا ہی تھا جیسے ایک نہتہ انسان شیر کی کچھار میں منہ ڈال دے لیکن آج

مسلمان کی عزت اور اس کا ناموس

ایک فٹ بال کی طرح ہے جو چاہتا ہے اسے ٹھڈا مار دیتا ہے اور جہاں چاہے اسے پھینک دیتا ہے بدقسمتی سے مسلمانوں نے اس کا یہ علاج سمجھ رکھا ہے کہ وہ سیاسی طور پر منظم ہو جائیں اور وہ یہ عظیم الشان نکتہ بھول گئے ہیں کہ اسلام کو عزت اور تقویت سیاسی تنظیم سے نہیں بلکہ روحانیت اور محبت الٰہی سے ملی تھی جس نسخہ کو وہ ایک دفعہ آزما چکا تھا اس کا کام تھا کہ وہ دوبارہ اُسی کو آزماتا لیکن وہ سارے نسخے استعمال کرتا ہے اور وہی نسخہ استعمال نہیں کرتا جس کو وہ پہلے آزما چکا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک جاہل سے جاہل عورت۔ ایک جاہل سے جاہل زمیندار جس کو نہ طب سے کوئی واسطہ ہوتا ہے اور نہ ڈاکٹری کا علم ہوتا ہے اس کو کبھی کھانسی ہوئی ہوتی ہے اور کسی واقف یا حکیم کا کوئی نسخہ اس نے استعمال کیا ہوتا ہے جس سے اُسے آرام آگیا اسکو کبھی بخار آجاتا ہے یا دست آنے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ کسی کا بنایا ہوا نسخہ استعمال کرتا ہے اور وہ اسے فائدہ دیدیتا ہے تو جب وہ کوئی ویسا ہی مریض دیکھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک

بڑا ماہر طبیب اور قابل ڈاکٹر

سمجھ کر اور ویسی ہی شکل بنا کر کہا کرتا ہے اور کہتا ہے مجھ سے پوچھو اسے سوڑھیاں ملٹھی اور بنفشہ ابال کر پلاؤ یا چرائتہ کا پانی ابال کر رکھ لو۔ اور اسے تھوڑا تھوڑا پلا دیا کرو پہلے نسخہ سے کھانسی دور ہو جائیگی اور دوسرے نسخہ سے بخار اتر جائے گا۔ اسی طرح خواہ ایک ماہر طبیب علاج کر رہا ہو ایک بڑھیا کہے گی میری سنو اسے فلاں چیز دو۔ اسے فوراً آرام آ جائے گا۔ اس میں راز صرف یہی ہوتا ہے کہ دس بارہ سال پہلے اس نے وہ نسخہ استعمال کیا تھا اور اسے آرام آگیا تھا وہ اپنے تجربہ کی بناء پر جب کوئی ویسا ہی مریض دیکھتی ہے تو وہ نسخہ لیکر بیٹھ جاتی ہے اور کہتی ہے یہ ڈاکٹر جاہل ہیں۔ یہ طبیب فضول ہیں۔ انہیں کیا آتا ہے تم میری سنو اور اسے سوڑھیاں ملٹھی اور بنفشہ ابال کر دو اُسے آرام آجائے گا۔ وہ بڑھیا اپنے ایک دفعہ کے آزمائے ہوئے نسخہ کو جو ایک حقیر آزمائش ہوتی ہے اور ایک فرد کی آزمائش ہوتی ہے اور پھر وہ ایک ایسے امر کے متعلق ہوتی ہے جس میں اتفاقی طور پر بھی مریض کثرت سے اچھے ہوتے ہیں اتنی اہمیت دے دیتی ہے۔ اطباء کا خیال ہے کہ ۷۰ فیصدی امراض خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہیں اور ۳۰ فیصدی امراض ایسی ہوتی ہیں جو علاج کی محتاج ہوتی ہیں مگر وہ بڑھیا ان سب اتفاقات کو بھول جاتی ہے پھر وہاں تو یہ سوال بھی ہوگا کہ دونوں مریضوں کی شکل ایک ہو انکے کوائف اور حالات ایک جیسے ہوں۔ مگر یہاں تو شکل بھی ایک ہے۔ جس قوم کے ساتھ تمہارا معاملہ ہے اسکی بیماری۔ اسکے کوائف اور حالات وہی ہیں جن سے تمہارا واسطہ پڑ چکا ہے ساری کی ساری باتیں وہی ہیں لیکن ایک مسلمان نہیں آزماتا تو اسی نسخہ کو نہیں آزماتا جس سے اسے ایک دفعہ پہلے شفا ہو چکی ہے۔ پھر دوسروں کا کیا رونا ہے تمہاری اپنی بھی یہی حالت ہے۔ تم میں اور دوسرے مسلمانوں میں یہ فرق تو ہے کہ تم میں خدا تعالیٰ کا ایک مامور آیا ہے جس نے تمہیں تمہاری غلطیوں پر ہوشیار کیا ہے لیکن دوسروں کے مصائب برداشت کرنے کا کیا فائدہ جبکہ تم اس مقصد کو پورا نہیں کرتے جس کے لئے تم اس دنیا میں پیدا کئے گئے ہو تم نے اقرار کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے لیکن کہاں ہے وہ دین جس کو تم دنیا پر مقدم رکھتے ہو اور کہاں ہے وہ دنیا جس کو تم دین سے پیچھے کرتے ہو تم میں سے بعض کی دنیا دین سے آگے نظر آتی ہے جب تک تم اس روح کو کچل نہیں ڈالتے جب تک تم اس چوغہ کو اتار نہیں پھینکتے جب تک تم وہی نسخہ استعمال نہیں کرتے جو تم پہلے آزما چکے ہو۔ تم یہ امید نہیں کر سکتے۔ کہ خدا تعالیٰ تم پر اپنا وہ خاص فضل نازل کریگا جس کا قرآن کریم نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دنیا کمانا چھوڑ دو۔ صحابہ بھی دنیا کے کام کرتے تھے لیکن وہ دنیا کو دین کے مقابلہ پر دکھ کر دیکھتے تھے اور جہاں وہ دنیا کو دین پر مقدم دیکھتے تھے اسے چھوڑ دیتے تھے اور دین کو اس پر ترجیح دیتے تھے مثلاً دنیا کہتی ہے کہ تم تھوڑا سا جھوٹ بول لو تو گاہک قابو آجائیگا لیکن دین کہتا ہے کہ جس کام کا زیادہ کرنا گناہ ہے اس کا تھوڑا کرنا بھی گناہ ہے

کیا یہ درست ہے

کہ اگر انگلی کے ساتھ پاخانہ لگا کر کھا لو تو وہ گند نہیں یا یہ کہ تم پاٹ بھر کر پیشاب پی لو تو وہ گند ہے لیکن ایک گھونٹ پیشاب پی لو تو وہ گند نہیں۔ تم جھوٹ خواہ پہاڑ کے برابر بولو یا چیونٹی کے پاؤں کے برابر وہ گند کا گند ہے وہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے گا۔ ظلم خواہ پہاڑ کے برابر ہو یا مرغ چیونٹی کے پاؤں یا اسکی مونچھ کے برابر ہو وہ ظلم ہے اور ظلم ایک گند ہے۔ کسی کی بدگوئی کرنا۔ بدظنی کرنا فتنہ پردازی بلکہ اپنے حق پر اتنا اصرار کرنا جس سے قوم میں فتنہ پیدا ہو یہ بھی گناہ ہے تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں نے میرے دو پیسے دینے تھے اس لئے مَیں نے ایسا کیا ہے۔ خدا تعالےٰ کہے گا تم نے دو پیسے کی خاطر قوم کا بیڑا غرق کر دیا جاؤ جہنم میں۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ میرا حق تھا ایسا کرنا۔ خدا تم کہے گا۔ تم نے اپنے حق کو اس فتنہ کے مقابلہ میں رکھ کر دیکھ لیا ہوتا تو تم اس پر اتنا اصرار نہ کرتے گویا ظلم تو الگ رہا اپنے حق پر اتنا اصرار کرنا جو فتنہ کا موجب ہو وہ بھی برائی ہے۔ جب تک تم اس ذہنیت کو بدلتے نہیں تنظیم قائم نہیں ہو سکتی +

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

قرآنی حقائق و معارف

بنی نوع انسان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر محبت و شفقت

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

سورۃ الشعراء کی آیت لعلک باخع نفسک الّا یکونوا مومنین کی تفسیر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الّا یکونوا مومنین اے محمد رسول اللہ یہ عظیم الشان کلام جو ہم نے تجھ پر نازل کیا ہے اسے لوگوں تک پہنچانے اور انہیں اس لازوال دولت سے متمتع کرنے کے لئے تیرے دل میں بنی نوع انسان کی ہدایت کی اتنی شدید تڑپ پائی جاتی ہے کہ شاید تو اپنی جان کو اسی غم میں ہلاک کرے گا۔ کہ کیوں یہ لوگ اس کتاب مبین پر ایمان نہیں لاتے جو ان کی دنیوی اور اخروی بہبود کے لئے نازل کی گئی ہے اور جس میں ان کی تمام روحانی اور جسمانی ترقیات کے راز مضمر ہیں بَخَعَ کے معنے ہوتے ہیں کہ اس طرح چھری پھیری کہ گردن کے پچھلے حصہ تک پہنچ گئی۔ گویا ذبح کرنے میں مبالغہ اور سختی سے کام لیا۔

ان معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان سے اتنی شدید محبت تھی کہ وہ ان کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر رہے تھے۔ اور ان کے ہدایت نہ پانے کو اس طرح محسوس کر رہے تھے جس طرح جوش سے بھرا ہوا انسان آگے سے چھری پھیرنا شروع کرتا ہے تو گردن کے پچھلے حصہ تک کاٹ جاتا ہے۔ دنیا میں اب تک ہزاروں انبیاء گزرے ہیں۔ مگر بنی نوع انسان کی محبت کا یہ مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی جہاں ایک طرف عقل و خرد کی بہترین مثال ہے۔ وہاں اس کے ذریعہ جذبات کا بھی نہایت پاکیزہ طور پر ظہور ہوا ہے۔ اور یہ جذباتی تمثال حقیقتاً اس نہایت لطیف شعر کا مصداق ہے کہ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

دنیا میں خالی عقل نے کبھی زندگی نہیں پائی۔ زندگی ہمیشہ عشق نے پائی ہے دنیا میں بڑے بڑے فلاسفر اور عاشق گزرے ہیں لیکن جو حکومت عشاق نے لوگوں کے دلوں پر کی وہ فلاسفروں کو حاصل نہیں ہوئی۔ انبیاء میں حقیقی عشق کی جو مثالیں ہیں انہیں نظرانداز کردو اور مجازی عشق ہی کو لے لو۔ کتنے آدمی ہیں جو ارسطو یا افلاطون کی باتوں کو جانتے ہیں یا ان کا نام بھی جانتے ہیں مگر کتنے ہیں جو مجنوں اور لیلیٰ کو جانتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جو ان کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہ ہوگا جہاں شاعر نہ ہوں اور یہ شاعر کون ہیں لیلیٰ اور مجنوں کے شاگرد۔ اور ان میں سے ان شاعروں کو الگ کرکے جن کو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں علیحدہ کر دیا ہے۔ اور جو دین کی خدمت یا خدا تعالےٰ کو یاد کرنے کے لئے شعر لکھتے ہیں۔ باقی تمام وہی ہیں جو لیلیٰ و مجنوں کی نقل کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ وہ لیلیٰ اور مجنوں نہیں ہوتے۔ لیکن تم جس وقت ان کا کلام سنو گے۔ تو ایسا معلوم ہوگا گویا انہوں نے کبھی کھانا کھایا ہی نہیں۔ کبھی تکیہ سے سر نہیں اٹھایا کہ ساری رات ان کی آنکھیں نہ کھلی رہی ہوں۔ اور ان کی آنکھیں کبھی خشک نہیں ہوئیں۔ جگر اور دل ان کے جسم میں ہے ہی نہیں۔ وہ تو ہوئیں کچھ خون بن کر اور کچھ پانی بن کر بہہ چکا ہے اور وہ جیتا جاگتا وجود جو تمہارے سامنے بیٹھا ہوگا۔ کئی دفعہ مرا اور دفن ہو چکا۔ اور اس کے معشوق نے آکر اس کی قبر کو ٹھکرا دیا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ لیلیٰ اور مجنوں کو بھی عشق میں پیچھے چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو جتنے دلوں پر عشق نے قبضہ کیا ہے عقل نے نہیں کیا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف عقل کے میدان میں ہی اپنی برتری ثابت نہیں کی بلکہ جذبات کے میدان میں بھی وہ سب عاشقوں سے آگے بڑھ گیا۔ حتیٰ کہ کوئی بھی عاشق عشق میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکا خدا تعالےٰ کے عشق کو جانے دو کیونکہ وہ تمام لوگوں کی رسائی سے بالا ہوتا ہے انسانی عشق کو لے لو۔ مجنوں کیا تھا ایک عورت کا عاشق تھا۔ اس کا عشق باغرض تھا۔ وہ اس سے متمتع ہونا چاہتا تھا۔ اس کے حسن سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا مگر اس کے مقابلہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق جو دنیا سے تھا۔ وہ کسی فائدہ کی غرض سے نہ تھا۔ تمتع کے خیال سے نہ تھا۔ اور پھر وہ ایک دو سے نہیں۔ دوستوں اور پیاروں سے نہیں۔ حسینوں سے نہیں بلکہ سب سے تھا۔ اور بدصورتوں سے اور بھی زیادہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لعلک باخع نفسک الّا یکونوا مومنین۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شاید تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا ان خوبصورتوں کے لئے نہیں۔ جنہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرح ایمان لاکر اپنے چہروں کو منور کر لیا تھا۔ بلکہ ان بدصورت اور بھونڈی شکل کے لوگوں کے لئے جنہیں دیکھ کر گھن آتی تھی۔ جسے دیکھ کر روحانی شخص کو متلی آنے لگتی تھی۔ جیسے عتبہ شیبہ۔ اور ابوجہل وغیرہ تو ان کے عشق میں مرا جاتا تھا کہ کیوں ان کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ مجنوں کا عشق اس کے مقابلہ میں کیا ہے۔ اس نے اس سے محبت کی جس کی شکل اسے پسند تھی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق ان لوگوں سے بھی تھا۔ جن کی روحانی شکل آپ کو ناپسند تھی۔ پھر اس کا عشق کسی ایک سے نہیں ساری دنیا سے وابستہ تھا۔ صرف اس زمانہ کے لوگوں سے ہی نہیں تھا بلکہ آئندہ زمانوں سے بھی جیسا کہ فرمایا

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (جمعہ آیت ۴)

یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف اپنے زمانہ کے لوگوں ہی فائدہ پہنچانا نہیں چاہتا بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی جو ابھی پیدا نہیں ہوئے اپنے دامن فیض کو ممتد کرنا چاہتا ہے پس غور کرو جذباتی دنیا میں اس کا وجود کتنا عظیم الشان ہے۔ اس کے عشق کی انتہا ہی نہیں۔ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ سلگاتا ہے۔ پھر اس سے آسمانوں کی طرف پرواز کرتا ہے۔ اور اس کی روح خدا کے آستانہ پر گر جاتی ہے۔ اور اس کی محبت اللہ تعالےٰ کی محبت سے چنگاری لیتی ہے گویا محدود محبت غیر محدود محبت کو کھینچتی ہے۔ اور پھر دنیا میں آتی ہے۔ اور بعینہٖ اسی طرح جس طرح مشرق سے نکل کر آفتاب کی شعاعیں روئے زمین پر پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کی محبت بھی پھیلتی ہے۔ مشرق و مغرب۔ گورے اور کالے۔ خوبصورت اور بدصورت سب کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔ پھر وہ مکان کی حدبندیوں کو توڑتی ہوئی نکل جاتی ہے۔ اور صدیوں کے بعد صدیاں گزر جاتی ہیں اور وہ محبت ختم نہیں ہوتی اور نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اس دنیا کی صف لپیٹ دے۔ اور بنی نوع انسان کو دنیا سے اٹھا لے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دنیوی نہ تھی۔ اور آپ کی روح اور جسم کا ایک حصہ تھی۔ جس کا پتہ اس سے لگتا ہے کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا۔ تو آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ لعن اللّٰہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد (مسلم جلد اول کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ)

یعنی خدا تم یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے۔ کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ گویا آپ کے دل میں تڑپ تھی کہ یہود و نصاریٰ کیوں اپنے لئے جہنم خرید رہے ہیں۔ اور پھر اپنے ماننے والوں کو تنبیہ کی کہ وہ ایسا نہ کریں۔ گویا سکرات موت کے وقت بھی آپ کے اندر مسلمانوں اور کفار دونوں کی محبت کا جلوہ تھا۔ ایک طرف یہود اور نصاریٰ کو شرک سے بچانے کا درد تھا۔ دوسری طرف یہ درد تھا کہ یہ غلطی میرے ماننے والے بھی نہ کریں۔ غرض آپ کی ساری زندگی یہ ثابت کرتی ہے۔ کہ آپ بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کے لئے ہمدردی رکھتے تھے۔

احادیث میں آتا ہے کہ پہلے زمانوں میں خدا تعالےٰ کا دین قبول کرنے والے کے سروں پر آرے رکھ کر انہیں چیر دیا جاتا تھا۔ اور وہ اُف تک نہیں کرتے تھے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک سال نہیں دو سال نہیں تین سال نہیں دس سال نہیں متواتر وفات تک آرے چلتے رہے۔ اور آپ نے اس قدر دکھ اٹھائے کہ زمین و آسمان کے خدا کو کہنا پڑا۔ کہ تو تو اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ عیسائی کہتے ہیں

مرکز سے دُور لوگ

جو احباب مرکز سے دُور ہیں انہیں اپنے مرکز کے حالات معلوم کرنے کی تڑپ رہتی ہے الفضل ایسے احباب کو ذہنی لحاظ سے مرکز کے قریب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

آج ہی اپنے نام الفضل جاری کروا کر اس دُوری کو دور کرنے کا سامان کیجئے ٭ (مینیجر الفضل ربوہ)

کہ مسیح نے ایک دفعہ صلیب پر چڑھ کر سب گنہگاروں کا کفارہ ادا کر دیا تھا مگر مسیح کو تو ساری عمر میں صرف وہی ایک واقعہ پیش آیا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں لوگوں کے لئے صلیب پر چڑھے اور آپ نے ان کے لئے زہر الحل نہیں لاکھوں موتیں قبول کیں یہی وجہ ہے کہ وہ الفاظ جو اس جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ نہ موسےؑ کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں نہ داؤدؑ اور سلیمانؑ کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں نہ عیسےؑ کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ کیونکہ دنیا کی اصلاح اور اس کی ہدایت کا جو غم آپ کو تھا۔ وہ دنیا میں اور کسی نبی کو نہیں تھا۔ چنانچہ جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ دعویٰ ایک حقیقت بن کر نظر آتا ہے۔ اور ہمیں قدم قدم پر ایسے واقعات دکھائی دیتے ہیں جو آپ کی اس عظیم الشان محبت اور شفقت کا ثبوت ہیں جو آپ کو بنی نوع انسان سے تھی چنانچہ آپ کو خدائے واحد کا پیغام پہنچانے کے لئے سالہا سال تک ایسی تکالیف میں سے گزرنا پڑا کہ جن کی کوئی حد ہی نہیں ایک دفعہ خانہ کعبہ میں کفار نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اتنا گھونٹا کہ آپ کی آنکھیں سرخ ہو کر باہر نکل پڑیں حضرت ابو بکرؓ نے سنا تو وہ دوڑے ہوئے آئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس تکالیف کی حالت میں دیکھکر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ نے ان کفار کو ہٹاتے ہوئے کہا خدا کا خوف کرو کیا تم ایک شخص پر اس لئے ظلم کر رہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ خدا میرا رب ہے۔۔۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو آپؐ کی قوم کا نہ تھا۔ ایسے وقت میں آیا جب آپ زخموں سے چور چور تھے اور خون سے لت پت دور تک دشمن کے آگے آگے بھاگے چلے آئے تھے اور ایک ایسی جگہ پر آیا جو آپ کے دشمن کی تھی اور ذرا سی تبلیغ کرنے سے بھی ایک بڑی آفت آسکتی تھی۔ وہ آتا ہے اور خود بھی نہیں کہتا کہ مجھے تبلیغ کرو مگر اسے دیکھتے ہی آپ تبلیغ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے لئے عرب اور غیر عرب برابر تھے آپ کے دکھ اور آپ کی تکالیف صرف عرب قوم کے لئے ہی نہیں تھی بلکہ کالے گورے عربی مصری ہندوستانی سب کے لئے تھی اور آپ اپنی ایک ایک حرکت میں اسبات کا احساس رکھتے تھے کہ لوگوں کو ہدایت میسر آجائے اور وہ خدائے واحد کے آستانہ کی طرف لوٹ آئیں۔ آپؐ کا یہ سفر جو آپؐ کی قربانی اور ایثار کا ایک زندہ نمونہ ہے سر ولیم میور کو بھی متاثر کئے بغیر نہ رہ سکا اور اسے اپنی "لائف آف محمدؐ" میں یہ الفاظ لکھنے پر مجبور ہونا پڑا کہ:۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طائف کے سفر میں ایک شجاعانہ رنگ پایا جاتا ہے اکیلا آدمی جس کی اپنی قوم نے اسکو حقارت کی نظر سے دیکھا اور اسے دھتکار دیا خدا کے نام پر بہادری کے ساتھ نینوا کے یوناہ نبی کی طرح ایک بت پرست شہر کو توبہ کی اور خدائی مشن کی دعوت دینے کے لئے نکلا یہ امر اس کے اس ایمان پر کہ وہ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کی طرف سے سمجھتا تھا۔ ایک بہت بڑی روشنی ڈالتا ہے"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

ازمکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل ناظم دارالافتاء ربوہ

سوال ۱: شادی بیاہ کے موقع پر لڑکی والے لڑکے والوں سے اور لڑکے والے لڑکی والوں سے اپنے کارکنوں حجام، دھوبی وغیرہ کو روپیہ وغیرہ دلواتے ہیں کیا یہ رواج ازروئے شریعت جائز ہے۔

جواب: معروف رسم و رواج کے مطابق باہمی تعاون کی شریعت نے اجازت دی ہے بشرطیکہ رسم و رواج کی اس پابندی کو شرعی مسئلہ نہ بنا لیا جائے کہ اس کے توڑنے پر جھگڑے اٹھ کھڑے ہوں اور باہمی شکر رنجی تک نوبت پہنچ جائے اگر کوئی خوشی سے لڑکے یا لڑکی والے کے کمیوں کو حسب رواج دیتا دلاتا ہے تو شریعت نے اس سے نہیں روکا کیونکہ یہاں اس قسم کے پیشہ وروں کو ان کے کام کے معاوضہ کے طور پر باقاعدہ تنخواہ نہیں دی جاتی بلکہ شادی بیاہ وغیرہ پر کچھ نہ کچھ آمدن ہو جانے کی توقع پر ہی وہ یہ پیشہ بطور اسباب اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے ایک لحاظ سے یہ ان پیشہ وروں کا حق ہے جو انہیں بخوشی دینا چاہیئے اور لڑکے یا لڑکی والوں کو اس پر زیادہ جزبز نہیں ہونا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس قسم کی رسوم (تنبول۔ نیدرہ) وغیرہ جن میں باہمی تعاون کی کسی قدر روح کارفرما ہوتی ہے۔) کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔۔۔۔

۔۔ انما الاعمال بالنیات اپنے بھائی کو ایک طرح کی امداد ہے۔۔ ایسے شریف آدمی بھی ہیں جو محض بہ تعمیل حکم تعاون و تعلقات محبت تنبول ڈالتے ہیں اور بعض تو واپس لینا بھی نہیں چاہتے۔ بلکہ کسی غریب کی امداد کرتے ہیں غرض سب کا جواب ہے انما الاعمال بالنیات"

بدر ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء

سوال ۲: شادی بیاہ کے موقع پر جب دولہا کی پوشاک بندی کرائی جاتی ہے۔ تو دلہن کی ہمشیرگان ایک خاص رقم دلہا سے لیتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: اس کا جواب بھی وہی ہے۔ جو اوپر کے سوال کا دیا گیا ہے اگر مقصد اظہار تعلق رشتہ داری ہے تو جائز ہے اور اگر مقصد صرف رسم کی پابندی اور اظہار تفاخر و منافست ہے تو ناجائز۔

سوال ۳: بعض چیزیں لڑکی والے آگے گویا اپنی لڑکی کو بطور جہیز دیتے ہیں اس طرح لڑکے والے زیورات وغیرہ لڑکی کو دیتے ہیں کیا بعد میں بصورت ناراضگی وہ اپنی چیزوں کی واپسی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

جواب: جہیز میں دی گئی اشیاء لڑکی کی ملکیت ہوتی ہیں۔ اور اس کو ان میں تصرف کرنے کا حق ہے۔ واپسی لڑکے والوں سے اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ وہ چیز بعینہ موجود ہو یا لڑکی نے واپسی کے وعدہ پر ان کے حوالہ کی ہو۔ جو چیز لڑکی والوں نے لڑکے کو بطور تحفہ دی ہے وہ واپس لینے کا انہیں حق نہیں تاہم باہمی سمجھوتہ سے یا ثالث یا قضاء کے ذریعہ اس ادل بدل میں مناسب تبدیلی یا ذمہ داری کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے

سوال ۴: اگر لڑکی یا لڑکے کو کوئی مستقل بیماری ہو اور نکاح یا منگنی کے وقت اس کی وضاحت نہ کی جائے تو کیا یہ دھوکا نہیں ہوگا۔ اس سے نکاح پر کوئی اثر پڑتا ہے یا نہیں۔

جواب: بیماری کی نوعیت پر اس کا دارومدار ہے اگر بیماری ایسی ہے جو ازدواجی اغراض میں واقعی طور پر روک ہے۔ تو بوقت نکاح فریقین کو اس کا علم ہونا چاہیئے۔ بہرحال قضاء اس کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ آیا لڑکی یا لڑکے کو کسی بیماری کا علم نہ دینا دھوکا ہے یا نہیں اور اس دھوکا کی ذمہ داری کی نوعیت کیا ہے اور کس حرجانہ کا موجب ہے۔

سوال ۵: اگر بالغ لڑکی کے والدین لڑکی کے سامنے کسی لڑکے کو یا اس کے والد کو کہہ دیں کہ یہ لڑکی میں نے تمہیں دے دی اور یہ اقرار دو گواہوں کے سامنے ہو تو کیا یہ اقرار نکاح کے ہم معنے نہیں ہوگا۔ کیونکہ نکاح میں بھی تو اس طرح کا اقرار ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی اس قسم کے معاہدے سے پھر جائے تو وہ کس سزا کا مستوجب ہے۔

جواب: ہمارے ملک کے رواج کے مطابق یہ منگنی (خطبہ) کی صورت ہے نکاح کی نہیں۔ معاہدہ معاہدہ میں فرق ہوتا ہے معاہدہ نکاح کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں اور ایسی جن شرائط کو ملحوظ رکھا ہوتا ہے وہ صورت مذکورہ میں موجود نہیں۔ منگنی کے معاہدہ سے بھی انحراف نہیں کرنا چاہیئے یہ امر شرافت اور عہد اور اخلاق فاضلہ کے خلاف ہے تاہم اس معاہدہ کو کوئی قانونی حیثیت حاصل نہیں البتہ اگر منگنی کی تقریب کے موقع پر اگر لڑکے والوں نے لڑکی کو کوئی معقول حیثیت کی چیز بطور تحفہ دی ہے تو بصورت انکار وہ واپس لینے کا لڑکے والوں کو حق حاصل ہے۔

سوال ۶: کیا بدچلن عورت بدچلن مرد کے علاوہ کسی شریف مرد سے بھی شادی کر سکتی ہے۔

جواب: بدچلنی کا جرم اس وقت ثابت ہوتا ہے جب کہ قضاء کسی کے بدچلن ہونے کا فیصلہ کرے اس کے بغیر شریعت قانونی طور پر کسی کو بدچلن قرار نہیں دیتی۔ تاہم بدچلن عورت یا مرد اگر توبہ کر لیں تو ان سے نکاح میں کوئی روک نہیں اور بغیر توبہ و اصلاح کے نکاح کرنا بے غیرتی ہے جسے کوئی باعزت باغیرت مومن برداشت نہیں کر سکتا۔ اور قرآن حکیم کے ارشاد کا بھی یہی منشاء ہے۔

سوال ۷: دھوکے سے کئے ہوئے معاہدے کی شرعی اور قانونی حیثیت کیا ہے۔

جواب: دھوکہ کا ثبوت مہیا کر کے قضایا عدالت سے اسبارہ میں فیصلہ حاصل کیا جا سکے بہرحال اگر کسی معاہدہ میں دھوکہ ثابت ہو جائے۔ تو معاہدہ کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے اور نقصان کی ذمہ داری دھوکہ دینے والے پر عائد ہوگی۔

درخواست دعا

عزیزہ خورشید بیگم بنت مکرم مولوی رحمت علی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دھوریہ ضلع گجرات عرصہ سات ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت عزیزہ کی صحت کاملہ کے لیے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (محمد شریف انسپکٹر بیت المال)

پاکستان کا دوسرا پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ اور اس کے شاندار نتائج

- منصوبہ کے پہلے سال ۲۱ ہزار مکانات تیار کئے گئے
- ۱۱ ہزار قطعات اراضی کو ترقی دی گئی۔
- پچاس ہزار بچوں کو سکولوں میں داخل کیا گیا۔

پاکستان کا دوسرا پنچسالہ منصوبہ پاکستان کی اقتصادی کونسل نے ۲۱ رجون ۱۹۶۰ء کو منظور کیا تھا اس کے تحت کل مصارف کا تخمینہ ۱۹ ارب روپے کا تھا۔ اس منصوبہ کے مصارف پورے کرنے کے لئے ۱۱۰۰ کروڑ روپے ملکی ذرائع سے اور ۸۰۰ کروڑ روپے بیرونی امداد قرضوں اور سرمایہ کاری کی صورت میں بیرونی ممالک سے حاصل ہونے کی توقع تھی۔

اس دوسرے پنچ سالہ منصوبہ کے خاص مقاصد حسب ذیل ہیں:-

(۱) قومی آمدنی میں ۲۴ فی صدی اور فی کس آمدنی میں ۱۳ فی صدی اضافہ کیا جائے
۲۔ غذائی اجناس کی پیداوار میں ۲۱ فیصدی اضافہ اور غذا کے معاملہ میں خود کفالت کی منزل تک پہنچنے کے لئے اقدام
۳۔ بڑے پیمانہ کی صنعت کی پیداوار میں تقریباً ۶۰ فی صدی اضافہ کی کوشش
۴۔ روزگار کے مزید ...... مواقع فراہم کرنے کی کوشش
۵۔ بچتوں کی شرح کو ۱۹۶۰ء میں ۵ فی صدی سے بڑھا کر ۱۹۶۵ء میں ۱۰ فی صدی کرنا۔
۶۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں کی اقتصادی ترقی کی رفتار تیز تر کرنا۔

منصوبہ کی بعض مقررہ حدود اور مصارف کا مزید جائزہ لینے کے بعد منصوبہ بندی کمیشن نے اپریل ۶۱ء میں منصوبہ کے جملہ مصارف کا تخمینہ ۲۳ ارب روپے لگایا یعنی ابتدائی تخمینہ سے ۲۱ فیصدی زیادہ غیر ملکی زرمبادلہ کی سرمایہ کاری کا تخمینہ ۶۵۰ کروڑ روپے سے بڑھ کر ۸۴۵ کروڑ روپے ہو گیا یعنی اس میں تقریباً ۳۰ فیصدی اضافہ ہوا جب کہ موجودہ غیر ملکی زرمبادلہ کے حساب کو متوازن بنانے کے لئے امدادی رقم ۱۵۰ کروڑ روپے سے بڑھا کر ۲۵۰ کروڑ روپے کر دی گئی۔ اسی طرح مقامی سکہ کے جزو میں ۱۰ فیصدی اضافہ کیا گیا اور وہ ۱۲۰۵ کروڑ روپیہ کا ہو گیا۔

اقتصادی کونسل نے ۱۹ رجون ۶۱ء کو یہ ترمیم شدہ منصوبہ منظور کر لیا اور کہا کہ ۲۳ ارب روپے کے معاوضہ کا یہ ترمیم شدہ تخمینہ قطعی حیثیت رکھے گا مصارف میں اس اضافہ کی خاص وجہ یہ تھی کہ اندرون و بیرون ملک میں اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ ابتدائی منصوبہ بندی میں متعدد پراجیکٹوں کے مصارف کے تخمینے کم لگائے گئے تھے اور معیشت کے بعض شعبوں کی ضروریات کا بہتر اندازہ لگا کر منصوبہ کی وسعت میں اضافہ کیا گیا تھا اس ۲۳ ارب روپے کی رقم میں سے ۱۲۴ کروڑ روپے سرکاری شعبہ میں ۳۸۰ کروڑ روپے نیم سرکاری شعبہ میں اور ۶۸۰ کروڑ روپے نجی شعبہ میں صرف کئے جائیں گے جہاں تک مختلف کاموں کے مصارف کا تعلق ہے جملہ رقم کا ۱۴.۹ فی صدی حصہ زراعت کے لئے ۱۶.۱ فی صدی حصہ پانی اور بجلی کے لئے ۲۴.۲ فی صدی صنعت کے لئے ۴.۳ فی صدی قدرتی وسائل اور معدنیات کے لئے ۱۷.۶ فی صدی نقل و حمل اور مواصلات کے لئے مخصوص کیا گیا۔ ۱۴.۸ مکانات و آبادکاری کے لئے ۲.۶ فی صدی تعلیم و تربیت کے لئے ۱.۸ فیصدی صحت کیلئے ۴.۳ فیصدی معاشرتی سروسوں کے لئے اور ۲.۳ فی صدی افرادی طاقت و سازوسامان کے لئے ہے

دوسرے منصوبہ میں غیر ملکی امداد

اس منصوبہ کے لئے بیرونی امداد۔ قرضوں اور سرمایہ کاری کی صورت میں ۱۰۹۵ کروڑ روپے کی ضرورت ہے ۶۵-۱۹۶۰ء کے پانچ سال میں غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی کا تخمینہ ۱۱۲۵ روپے اور مصارف کا تخمینہ ۱۲۲۵ روپے کا ہے چنانچہ عالمی بنک کے زیر اہتمام امداد دینے والے ملکوں نے اپنے اجلاس منعقدہ اکتوبر ۱۹۶۰ء میں اس منصوبہ کے مقاصد کے لئے مالی امداد دینے پر رضا مندی ظاہر کی۔ جون ۱۹۶۱ء میں صرف ۶۲-۱۹۶۱ء کے سال کی بابت ۳۲۰ ملین ڈالر مہیا کرنا منظور کیا اور یہ طے کیا کہ منصوبہ کے دوسرے اور تیسرے سالوں کے لئے جس مزید امداد کی ضرورت ہوگی اس کا تعین کرنے کی غرض سے اس کا اجلاس بعد میں منعقد کیا جائے اس فیصلہ کے مطابق ۲۴ اور ۲۵ رجنوری ۶۲ء کو پھر امداد دینے والے ملکوں کا اجلاس واشنگٹن میں منعقد ہوا۔ اور ارکان نے پاکستان کی مطلوبہ مزید ۶۲۵ ملین ڈالر کی بقیہ رقم دینا بھی منظور کیا اس طرح اس منصوبہ کے دوسرے اور تیسرے سالوں کے لئے ۹۴۵ ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے

ان وعدوں کا بڑا حصہ عطیات یا آسان شرائط کے قرضوں پر مشتمل ہے عالمی بنک کے قرضوں اور جرمنی کے بیشتر قرضوں کے سوا دیگر تمام قرضوں کے لئے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ سامان متعلقہ ان ممالک ہی سے فراہم کیا جائیگا البتہ یہ ممالک اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ ان کی امدادی رقوم کا زیادہ حصہ سرکاری کے مخصوص منصوبوں سے منسلک کرنے کے بجائے عام اشیاء کی درآمد کے لئے استعمال کیا جائے۔

معیشت کی صورت (۶۱-۱۹۶۰ء)

منصوبہ کے پہلے سال میں سرکاری شعبہ میں ترقیاتی پروگرام کو تقریباً ۹۳ فی صدی مشرقی پاکستان میں ۸۸ فی صدی مغربی پاکستان میں اور ۶۵ فی صدی مرکز میں عملی جامہ پہنایا گیا اس میں سب سے زیادہ حوصلہ افزا بات مشرقی پاکستان میں پروگرام پر کامیاب عملدرآمد ہے۔ نجی سرمایہ کاری منصوبہ کی مقررہ حدود سے بھی ۲۰ تا ۲۵ فی صدی آگے بڑھ گئی یہ کامیابی خصوصاً صنعتی شعبہ میں حاصل ہوئی۔

اس ترقیاتی پروگرام اور دیگر امور کی وجہ سے قومی آمدنی میں ۶ فی صدی اضافہ ہوا جب کہ منصوبہ میں اس کی حد ۴.۷ فی صدی مقرر کی گئی تھی۔ زرعی پیداوار میں ۷ فی صدی اور صنعتی پیداوار میں ۱۲ فی صدی اضافہ سے قومی آمدنی میں اضافہ ہوا

بعض فصلوں کی پیداوار میں کمی ہونے کے باوجود برآمدی آمدنیاں مختلف اشیاء خصوصاً پٹ سن کی برآمدی قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے منصوبہ کے تخمینوں سے ۱۸ کروڑ روپے زیادہ رہیں کیمیائی کھاد کی تقسیم ۷۰ فیصدی بڑھ گئی اور الومینیم سلفیٹ کا استعمال ڈھائی لاکھ ٹن تک پہنچ گیا۔

مغربی پاکستان میں ۲۵۵۰۰۰ ایکڑ زمین کے لئے آبپاشی کی نئی سہولتیں فراہم کی گئیں اور آبپاشی اور پانی کی نکاسی کی سہولتوں کا انتظام ۵۴۵۰۰۰ ایکڑ زمین میں کیا گیا۔

مشرقی پاکستان میں ۱۶۰۰۰ ایکڑ زمین میں آبپاشی کی نئی سہولتیں مہیا کی گئیں اور تقریباً ۵۴۰ میل لمبے ساحلی پشتوں کی تعمیر کی گئی منصوبہ کے پہلے ہی سال میں منظور شدہ صنعتی سرمایہ کاری منصوبہ کی جملہ مقررہ حدود کے ۴۷ فی صدی تک پہنچ گئی البتہ اس کے صرف ۲۵ فی صدی حصہ کو استعمال کیا گیا مزید برآں صنعتی ترقی کا طرز بھی متنوع ہوتا جا رہا ہے۔

۲۱ ہزار مکانات مکمل کئے گئے گیارہ ہزار قطعات اراضی کو ترقی دی گئی اور تقریباً ایک ہزار مکانات سرکاری ملازمین کے لئے تعمیر کئے گئے مزید برآں تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار بچوں کو پرائمری اسکولوں میں اور ۳۰ ہزار بچوں کو سکنڈری اسکولوں میں داخل کیا گیا۔

اس منصوبہ پر سالانہ ترقیاتی پروگراموں کے ذریعہ عملدرآمد کیا جاتا ہے

یہ سالانہ ترقیاتی پروگرام مرکزی و صوبائی بجٹ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ۶۳-۱۹۶۲ کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام ۴۴۳ کروڑ روپے ... کا ہے۔

برقی طاقت کے وسائل میں نمایاں ترقی

حکومت پاکستان نے ملک کی موجودہ اور آئندہ مانگ کو پورا کرنے کے لئے برقی طاقت کے لئے برقی طاقت کی ترقی پر ہمیشہ زیادہ زور دیا ہے حکومت کی ان کوششوں کی کامیابی کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۴۷ء میں حصول آزادی کے وقت بجلی پیدا کرنے کی تنصیبی استعداد صرف ۱۱۰۴۰۰ کلوواٹ تھی جو بڑھ کر سنہ ۱۹۶۲ء میں ۱۰۶۲۰۰۰ کلوواٹ ہو گئی ہے۔

پانی کوئلہ تیل اور گیس نیز آفتاب کی شعاعوں ہوا اور ایٹمی توانائی کے ذریعہ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے پاکستان میں اب تک بجلی پیدا کرنے کے لئے صرف پانی کوئلہ اور گیس سے کام لیا گیا ہے۔ بجلی پیدا کرنے کے لئے ایٹمی توانائی استعمال کرنے کی تجویز پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

مشرقی پاکستان سے بجلی پیدا کرنے کے امکانات زیادہ نہیں ہیں۔ اور فی الحال اسی ہزار کلوواٹ بجلی دریائے کرنافلی سے پیدا کی جا رہی ہے جس میں ۴۰ ہزار کلوواٹ کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ میں دریائے سانگھو سے اور ضلع میمن سنگھ میں دریائے برہم پترا سے بجلی پیدا کرنے کے امکانات معلوم کئے جا رہے ہیں اس اثناء میں بجلی کی پیداوار کے لئے اس علاقہ کو برقی طاقت کے دیگر وسائل پر انحصار کرنا پڑے گا۔

مغربی پاکستان میں اب تک تقریباً ۲۵۰۰۰۰۰ کلوواٹ برقی طاقت پیدا کی جا چکی ہے جو اس امکانی طاقت کا ۷.۵ فی صدی حصہ ہے حصول آزادی کے بعد بجلی کی مانگ اتنی بڑھ گئی کہ اسے بجلی پیدا کرنے کے تمام وسائل سے بھی پورا نہ کیا جا سکا لہذا بجلی پیدا کرنے کے متعدد منصوبے شروع کئے گئے تاکہ بجلی کی یہ قلت دور ہو جائے ان منصوبوں کی وجہ سے بجلی پیدا کرنے کی تنصیبی استعداد کار جو ۱۹۴۸ء میں ۷۶۴۰۰ کلوواٹ تھی وہ ۱۹۵۵ء میں بڑھ کر ۳۲۲۳۰۰ کلوواٹ ہو گئی اس کے ساتھ صنعتی اداروں کے بجلی گھروں کی استعداد کار میں اضافہ ہوا جو ۴۸ء میں ۳۴۰۰۰ کلوواٹ سے بڑھ کر ۱۹۵۵ء میں ۱۲۲۰۰۰ کلوواٹ ہو گئی اس طرح بجلی پیدا کرنے کی مجموعی تنصیبی استعداد کار ۱۹۴۸ء میں ۱۱۰۴۰۰ کلوواٹ تھی بڑھ کر ۱۹۵۵ء میں ۳۴۴۳۲۲ کلوواٹ ہو گئی جو ۴۸ء کے مقابلہ میں تین گنا زیادہ ہے بجلی کی پیداوار بھی جو ۴۸ء میں ۲۱۸ ملین یونٹ تھی بڑھ کر ۱۹۵۵ء میں ۱۰۰۲ ملین یونٹ ہو گئی ۱۹۵۵ء میں بجلی گھروں کی پیداوار جملہ پیداوار کی ۶۲ فیصدی تھی اس میں سے ۳۱ فی صدی پیداوار پانی سے بجلی پیدا کرنے والے پلانٹوں کی اور ۲۳ فی صدی سٹیم پلانٹ کی اور ۸ فیصدی ڈیزل پلانٹ کی پیداوار تھی صنعتی اداروں کی بجلی کی پیداوار کی ۳۸ فی صدی تھی پہلے پنجسالہ منصوبہ کے دوران بجلی کی پیداوار میں مزید اضافہ ہوا چنانچہ ۵۵ء میں ۱۰۰۲ ملین یونٹ تھی ۱۹۶۰ء میں بڑھ کر ۲۱۶۰ ملین یونٹ ہو گئی جو ۴۸ء کے اعداد

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور نے تحریر فرمایا:-

"میں نے اپنے حلقہ اثر میں جس ضرورتمند آدمی کو صاف ستھری اور تازہ ادویات کی طرف متوجہ کیا ہے اس نے یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے پایہ کا ہے"
سونے کی گولیاں جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانے والی جنرل ٹانک پیشاب کے امراض فاسفیٹ یوریٹ البیومن اور شکر کو دور کرتی ہیں ایک ماہ کورس ۱۴/ روپے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں

طبیہ عجائب گھر - امین آباد ضلع گوجرانوالہ

سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدہ داروں کا تربیتی اجتماع

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدہ داروں کا تربیتی اجتماع مورخہ ۳۰/۸/۶۲، ۳۱ و ۱/۹/۶۲ بروز جمعرات وجمعہ و ہفتہ جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں منعقد ہوگا۔ پریذیڈنٹ ، سیکرٹری مال صاحبان اس تربیتی اجتماع میں شرکت فرما کر مشکور فرماویں یہ اجلاس ۳۰/۸/۶۲ کو بعد دوپہر کو شروع ہوگا اور ۱/۹/۶۲ - ۱۲ بجے دوپہر تک رہے گا سلسلہ کے جید علماء کرام اس اجتماع کو خطاب فرماویں گے۔ (امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

اعلان نکاح و درخواست دعا

عزیزہ رضیہ صاحبہ بنت محترم گروپ کیپٹن شیخ عبدالحی صاحب کا نکاح برادرم محمد حسین صاحب ابن مکرم ہاشم احمد صاحب ذکریا آف کراچی حال ٹیکسٹائل انجینئر کاشان ایران سے مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے اس نکاح کا اعلان بعد نماز مغرب احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۱۶/۱۲/۶۱ کو مکرم جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا۔
احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔
(مرزا محمد لطیف دارالسلام کوہاٹ)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کی

★ نئی پیشکش ★

نئے ماڈل کے مٹی کے تیل سے جلنے والے چولھے

بلحاظ خوبصورتی ۔ مضبوطی ۔ تیل کی بچت اور افراط حرارت

بے مثال ہیں

اوائل ستمبر تک انتظار کیجئے

★ ★ ★

رشید اینڈ برادرز ٹرنک بازار سیالکوٹ شہر

مفید معلومات

۱- "نیو ماسکیٹو آئیل" مچھر دانی سے زیادہ مفید اور آرام دہ ہے سوتے وقت عطر کی طرح استعمال کریں مچھر اور ملیریا کو دور رکھے گا۔ سوا روپیہ کی شیشی سارے کنبہ کیلئے قریباً ایک ماہ تک کافی ہے۔
۲- **بے بی ٹانک**:- بچوں کے دانت نکالنے۔ دستوں۔ بدہضمی، مٹی کھانے کی عادت اور سوکھا پن کے لئے ازحد مفید ہے۔
۳- **زمیندار احباب**:- نوٹ فرمالیں کہ ہمارے پاس حیوانات کی قریباً تمام مہلک اور خطرناک امراض کی دوائیں موجود ہیں خصوصاً منہ کھر، گل گھوٹو (خناق) کنار - زہر باد اپھارہ - اور دودھ دینے والے جانوروں کی بیماریاں مثلاً دودھ کم ہوجانا وغیرہ۔ تفصیلات مفت طلب کریں۔
نوٹ:- "بے بی ٹانک" اور "نیو ماسکیٹو" کے لئے ہر دو کمپنیوں کو ہر شہر میں سٹاکسٹوں کی ضرورت ہے۔

۱- **راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ**
شیر جنرل سٹور گول بازار ربوہ
۲- **کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور**
شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز انار کلی لاہور
اشرف میڈیکل اینڈ جنرل سٹور بیرون دہلی دروازہ لاہور

فون ۲۲۵ - تار کا پتہ مبشر پراپرٹی سیالکوٹ شہر

یونٹ - کلیم
اور
جائداد کی خرید و فروخت کیلئے
مبشر پراپرٹی ڈیلر
سیالکوٹ شہر کو یاد رکھیں

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵ - ۰۰	۷ - ۲۵	۶ - ۱۵	۹ - ۰۰ بھیرہ کیلیے
۲	۷ - ۳۰	۱۱ - ۳۰ ودیا خاں	۱۱ - ۰	۲ - ۰ جوہرآباد
۳	۱۰ - ۳۰	۲ - ۴۵	۲ - ۴۵	۷ - ۰ بھیرہ کے لیے
۴	۱۲ - ۱۵	۵ - ۴۵		
۵	۳ - ۱۵	۷ - ۲۵		
۶	۶ - ۱۵	۱۰ - ۳۰		

بکنگ کے لیے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں (اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینجر)

ہمدرد نسواں (جیوب ابھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا مکمل کورس ۱۹ روپے، دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۵۶:- میں غلام نبی قمر ولد میاں دین محمد صاحب قوم کمبوپال پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۸۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۰۷ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور ۲۴/۶/۶۲

العبد:- غلام نبی قمر ولد میاں دین محمد ساکن باٹھانوالہ ڈاک خانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ حال وارد گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت۔ گواہ شد:- احقر غلام رسول ولد چوہدری اللہ دتا نائب صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ۔

نمبر ۱۶۷۵۷:- میں رفیقہ بیگم زوجہ غلام نبی قمر کمبوپال پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گنج مغلپورہ ڈاک خانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت -/۱۳۵ (۲) ایک عدد سلائی مشین قیمت -/۲۳۰ روپے اس طرح میری کل جائیداد مبلغ -/۳۶۵ روپے ہے۔ میں اپنا حق مہر مبلغ -/۲۰۰ اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اب میرے پاس صرف مبلغ -/۳۶۵ روپے کی مالیت کی جائیداد ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین

الامۃ:- رفیقہ بیگم اہلیہ غلام نبی قمر مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۱ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد:- ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۰۷ سیکرٹری تحریک جدید حلقہ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد:- غلام نبی قمر ولد میاں دین محمد صاحب ساکن باٹھانوالہ ڈاک خانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ حال لاہور۔

نمبر ۱۶۷۵۸:- میں مرزا اسلام اللہ قادیانی ولد مرزا غلام اللہ صاحب قوم مغل برلاس پیشہ ریٹائرڈ عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن قادیان حال چنیوٹ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ ساڑھے سات ایکڑ ۶ کنال منٹگمری چک ۴۳/۴ ۶۲ کی قیمت تقریباً -/۲۱۰۰ روپیہ صرف

۲- بارہ ایکڑ صادق آباد شہر

۳- اڑھائی ایکڑ رحیم یارخان شہر

یہ زرعی زمین ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:- مرزا اسلام اللہ ولد مرزا غلام اللہ سابق قادیان حال چنیوٹ

گواہ شد:- مرزا منور احمد صاحب ناظر بیت المال قادیان ولد مرزا برکت علی صاحب قادیان حال ربوہ

گواہ شد:- مرزا برکت علی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران اینٹوں کی سپلائی کے مندرجہ ذیل ٹھیکوں کے لئے دستخط کنندہ ذیل کو نظرثانی شدہ شیڈول پر مبنی سربمہر ٹنڈر ۲۰؍اگست ۱۹۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے بجساب ایک روپیہ فی کاپی درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک حاصل کئے کیا جا سکتے ہیں۔

کام کی تفصیل	تخمینہ تعداد	زرضمانت	عرصہ تکمیل
درج ذیل تفصیل اور ریلوے کے معیاری نمونہ کے مطابق درجہ دوم کی اینٹوں کی فراہمی:- سب ڈویژن نمبر ۵۔ لائلپور اے آئی او ڈبلیو ٹاندلیانوالہ کے تحت سپلائی زون نمبر ۴	۵۰۰۰۰۰ (پانچ لاکھ اینٹیں)	-/۵۰۰ روپے	پچاس فیصد اینٹیں ٹنڈر منظور ہونے کے بعد دو ماہ کے اندر سپلائی کرنا ہونگی بقیہ اینٹیں اسکے بعد چار ماہ کے عرصہ میں

۲- صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں وہ اپنے نام ۲۰؍اگست ۱۹۶۲ء سے پہلے پہلے رجسٹر کرالیں۔

۳- تفصیلی شرائط دیگر کوائف اور نرخوں کا نظرثانی شدہ شیڈول زیر دستخطی کے دفتر سے ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھا جا سکتا ہے۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اسی میں ہے کہ وہ ۲۰؍اگست ۶۲ء سے پہلے پہلے زرضمانت ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرادیں۔ اینٹیں درجہ دوم سے متعلق ریلوے کے معیاری نمونے کے مطابق مارکیٹ میں موجود بہترین قسم کی ہونی چاہئیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور)

اعلان نکاح و درخواست دعا

۵؍اگست ۱۹۶۲ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب ایم اے اکنامسٹ کراچی (برادر خورد پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب حال انگلستان) (ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت ائے ضلع ملتان) کا نکاح مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرمہ مشاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری سردار احمد صاحب ڈپٹی سیکرٹری سنٹرل پبلک سروس کمیشن کراچی سے پڑھا۔ چونکہ نکاح کے موقعہ پر لڑکی کے والد محترم تشریف نہیں لا سکے۔ اس لئے لڑکی کے نانا مکرم ڈپٹی میاں محمد شریف پنشنر ای اے سی ربوہ نے ولی کے فرائض ادا فرمائے مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب موصوف نے دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں۔ اور تعمیر مساجد ممالک بیرون کی مد میں مبلغ پچاس روپے عنایت فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور اسلام واحمدیت کے لئے بابرکت فرمائے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ وکالت مال ہر دو خاندانوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔

(خاکسار شبیر احمد بی اے وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضرورت پتہ

ایک دوست مسمی غلام محمد صاحب جو کہ کشمیر کے رہنے والے ہیں۔ غالباً ۵۶-۱۹۵۵ء میں انہوں نے کراچی میں احمدیت قبول کی تھی۔ کراچی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر عموماً وہ کھانا پکانے کی سعادت حاصل کیا کرتے تھے ان کے موجودہ ایڈریس کی فوری ضرورت ہے اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں یا ان کے جاننے والے خاکسار کو مطلع فرما کر ممنون [illegible]

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

۱۸ راگست تا ۲۶ راگست ۱۹۶۲ء

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک نو روزہ تربیتی کلاس منعقد کی جا رہی ہے روزانہ درسی پروگرام کے علاوہ بعد نماز مغرب عمومی تربیتی اور علمی مضامین پر مشتمل تقاریر کا سلسلہ بھی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے جن میں تمام احباب جماعت کو شامل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے یہ تقاریر مندرجہ ذیل نہایت دلچسپ عنوانات پر ہوں گی۔ سیرت نبی اکرم صلعم، تسخیر القلوب، صحابہ رسول کریم صلعم۔ مجددین اسلام کے کارنامے۔ استحکام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں۔ تذکرہ اصحاب احمد علیہ السلام، محاسن تفسیر کبیر، اسلام اور عیسائیت۔

امید کی جاتی ہے کہ خدام کے علاوہ انصار بھی کثرت سے شامل ہو کر اس پروگرام کی رونق بڑھانے کا موجب بنیں گے۔

(۲) تربیتی کلاس کا درسی پروگرام درس القرآن، حدیث، تجدید القرآن، تاریخ اسلام اول و دوم، ہمارے عقائد، فقہ احمدیہ، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اسلامی معاشرہ وغیرہ پر مشتمل ہوگا۔ اس کے علاوہ تحریری و تقریری مقابلہ جات بھی ہوں گے۔

پروگرام روزانہ صبح ۱/۲ ۳ بجے نماز تہجد و نماز فجر سے شروع ہو کر تا نماز مغرب جاری رہے گا۔ جملہ مجالس ضلع لاہور سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام بھجوائیں تاکہ وہ اس اہم موقع سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح لاہور ڈویژن کے جملہ قائدین کو خود شامل ہونے یا اپنے نمائندگان بھجوانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ خدام کے قیام و طعام کا انتظام مجلس لاہور کے زیر اہتمام ہوگا۔

نوٹ:۔ شام کے پروگرام میں شرکت کرنے والوں کے لئے دارالذکر سے اسٹیشن تک ٹرانسپورٹ کا معقول بندوبست ہوگا۔

(خاکسار محمد صدیق شاکر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

خدام الاحمدیہ جہلم کی تربیتی کلاس

از ۱۷ راگست تا ۲۴ راگست

مجلس خدام الاحمدیہ جہلم کی طرف سے ایک تربیتی کلاس کے انعقاد کا اہتمام مسجد احمدیہ جہلم میں کیا جا رہا ہے۔ اس کلاس کا افتتاح ۱۷ راگست کو بعد نماز جمعہ ہوگا۔ پروگرام روزانہ صبح تین بجے سے لیکر رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہے گا۔ معلمین حضرات قرآن۔ حدیث اور فقہ پر درس دیں گے۔ نیز ہر روز بعد نماز عشاء سلسلہ کے علمائے کرام علمی موضوعات پر تقاریر فرمایا کریں گے۔

ضلع جہلم کی مجالس کے خدام سے التماس ہے کہ وہ اس تربیتی کلاس میں شمولیت کے لئے اپنے نمائندگان کثرت سے بھجوائیں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ جہلم کی طرف سے ہوگا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جہلم)

داخلہ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ بہاولپور

سہ سالہ ڈپلومہ کورس۔ ٹیکنالوجیز (۱) الیکٹریکل ٹکنالوجی (۲) مکینیکل ٹکنالوجی کل سیٹیں ۴۰۔

شرائط:۔ سیکنڈ کلاس میٹرک سائنس و ریاضی عمر ۱۵ تا ۲۵

ایپی ٹیوڈ ٹسٹ۔ ترتیب ترجیح (۱) ایف ایس سی / ایف اے فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن ریاضی فزکس (۲) میٹرک فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن ٹیکنیکل ہائی سکول (۳) میٹرک فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن سائنس و ریاضی۔

پراسپکٹس واپسی بڑا لفافہ ۷۹ پیسے کی ٹکٹوں والا بھیج کر پرنسپل سے طلب کریں۔

(پ۔ ٹ ۸/۶۲ ۵)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم شیخ محمد ذاکر صاحب مورخہ ۶ و ۷ راگست ۱۹۶۲ء کی درمیانی شب گیارہ بج کر پچپن منٹ پر بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا ہرنیا کا اپریشن مشن ہسپتال سیالکوٹ میں مورخہ ۲۰/۷/۶۲ کو ہوا تھا۔ چند دن طبیعت ٹھیک رہی مگر بعد میں اپھارہ اور پھر بخار کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی مورخہ ۴/۸/۶۲ کو حالت بہت خراب ہو گئی۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق جسم میں خون بھی داخل کیا گیا لیکن اسی دوران میں ابھی کہ جسم میں خون داخل کیا جا رہا تھا آپ رحلت فرما گئے۔ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب محترم کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند کرے اور ہم سب بہن بھائیوں اور والدہ صاحبہ کو صبر کی توفیق بخشے۔ اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

(عبد الخالق اکاؤنٹنٹ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

مرکز سلسلہ میں کارکنوں کی ضرورت

۱۔ صدر انجمن احمدیہ کا رکن درجہ اول کی اسامیوں کے لئے گریجوایٹ امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ گریڈ ۸۵-۵-۱۰۰-۶-۱۳۰/۱۳۶-۸-۱۹۰/۱۰-۲۲۰ ابتدائی تنخواہ پر کم از کم تیس روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس اسکے علاوہ ہے۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان نظارت دیوان میں درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواست کے ساتھ میٹرک کے سرٹیفکیٹ اور بی اے کی سند کی نقول شامل کی جائیں۔

۲۔ دفتر الفضل میں ایک مولوی فاضل کاپی ریڈر کی ضرورت ہے اس آسامی کا گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰/۵-۱۵۰/۶-۱۸۰ ہے۔ تیس روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس اسکے علاوہ ہے۔ امیدوار نظارت دیوان میں درخواستیں بھجوائیں۔ کاپی ریڈری کا تجربہ رکھنے والے بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ خواہ وہ مولوی فاضل نہ ہوں۔

(ناظر دیوان)

داخلہ ڈو میڈیکل کالج کراچی

داخلہ فرسٹ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ شرائط انٹرمیڈیٹ سائنس (میڈیکل گروپ) عمر ۳۰/۱۱/۶۲ کو ۱۷۔ کل سیٹیں ۱۲۰ (لڑکوں کے لئے ۹۲۔ لڑکیوں کے لئے ۲۸) درخواستیں مجوزہ فارم میں جو کالج آفس سے مفت ملتا ہے ۲۰/۸/۶۲ تک انٹرویو ۲۷-۲۸/۸/۶۲

ترتیب ترجیح:۔
۱۔ بی ایس سی فرسٹ ڈویژن (انٹر سائنس میڈیکل گروپ)
۲۔ ایف۔ ایس سی فرسٹ ڈویژن (میڈیکل گروپ)
۳۔ ایف۔ ایس سی سیکنڈ ڈویژن (میڈیکل گروپ)
۴۔ بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن (انٹر سائنس میڈیکل گروپ)
۵۔ ایف ایس سی تھرڈ ڈویژن (میڈیکل گروپ)

(پ۔ ٹ ۸/۶۲ ۳)

تقریری مقابلہ

مورخہ ۱۴ راگست کو بعد نماز مغرب مسجد محمود میں بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جملہ خدام اور احباب کرام سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سیکرٹری بزم حسن بیان۔ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴